# صَبْر کی عظمت و فضیلت اوراس کی خیر وبرکت

## الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَعَدَ الصَّابِرِينَ حُسْنَ الْمَآبِ، وَأَغْدَقَ عَلَيْهِمْ فَضْلَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

**أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ:﴿إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾[1].

برادرانِ ایمان، میرے عزیز ساتھیو! ہمارا آج کا خطبہ ایک ایسی عظیم صفت کے بارے میں ہے، جو زمین وآسمان کے رب کو نہایت ہی محبوب ہے، اور جو لوگ بھی اس صفت کو اختیار کرتے ہیں تو اللہ رب العزت اُنہیں بہت اَجر وثواب سے نوازتے ہیں، اُنہی کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾[2]. جو لوگ صَبْرسے کام لیتے ہیں، ان کا ثواب انہیں بے حساب دیا جائے گا، جی ہاں میرے بھائیو! صَبْر و تحمّل بڑی عظیم صفت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں نَوّے (٩٠) مقامات پر صَبْر کا ذکر فرمایا ہے، چنانچہ صَبْرایسی عظیم صفت ہے جو انسان کو بُرے اَخلاق سے روکتی ہے، اَچھے اَخلاق سے آراستہ کرتی ہے، صرف یہی نہیں بلکہ تمام اَنبیاءِ کرام علیہم السلام نے ہمیشہ صَبْر کا دامن تھامے رکھا،صَبْرکے راستے پر گامزن رہ کر ہی تبلیغِ دین کا فریضہ انجام دیا اورلوگوں کو

اللہ رب العزت کی طرف بلایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا﴾(٣) اور ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو، جب انہوں نے صَبْر کیا، ایسے پیشوا بنادیا جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے، چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اللہ کے وہ جلیل القدر اَنبیاء ہیں جو صَبْرو ثَبات کے پیکرِ تھے، جن کے تحمُّل و برداشت کے واقعات کو خود باری تعالٰی نے قرآنِ کریم میں ذکر فرمایا ہے، اسی طرح حضرت اَیوب علیہ السلام کے عظیم صَبْر کو بیان فرمایا جو صحت و تندرستی پانے کے بعد بیماری کی آزمائش سے دوچار ہوئے ، مال و احباب اور اہل و عیال کی نعمتوں سے سرفراز ہو کرپھر اُن سے محرومی میں مُبتَلا ہوئے ، لیکن انہوں نے صَبْرِعظیم کا مظاہرہ کیا، اور اپنے رب کی رضا پر راضی رہے، پھر نہایت عاجزی اورانکساری سے اپنے رب کی بارگاہ میں یہ درخواست پیش کی:﴿أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾(٤) مجھے یہ تکلیف لگ گئی ہے، اور تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے، تو اللہ رب العزت نے ان کی التجا قبول فرمائی اور انہیں صحت و عافیت سے ہمکنار فرمایا، ان کے مال و اولاد میں برکت دی اور اُسے کئی گُنا بڑھا دیا، اور ان کے صَبْرِعظیم کی یوں تعریف فرمائی:﴿إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾(٥).حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انہیں بڑا صَبْر کرنے والا پایا،

وہ بہترین بندے تھے، واقعی وہ اللہ سے خوب لَو لگائے ہوئے تھے.

**میرے عزیز بھائیو!** ہمارے پیارے نبی، محمدِ مصطفٰی، اَحمدِ مجتبٰیﷺصبر و ثَبات کے اعلی مقام پر فائز تھےاوراپنے رب کریم کی خاطر بہترین صَبْر و استقامت کا مظاہرہ کرنے والے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد و نصرت سے انہیں سرفراز فرمایا، اور رہتی دنیا تک اُن کے ذکرِ خیر کو جاری و باقی رکھا، اسی طرح جو بھی صَبْر و ثبات،اور تحمل و برداشت سے کام لیتا ہے تو رب تعالٰی کی نصرت اور توفیق اُس کے شاملِ حال ہو جاتی ہے. ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾[٦]. اور اگر صَبْر ہی کر لو تو یہ یقیناً صَبْر کرنے والوں کے حق میں بہترین ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس خوبصورت ملفوظ میں غور فرمائیں، آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے زندگی کی ہر خیر و بھلائی صَبْر ہی میں پائی ہے[٧]، تو پھر صَبْر کیونکر خیر و برکت کا ذریعہ نہ ہو، جبکہ ہمارے نبی کریمﷺکا ارشاد ہے:«مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ»[٨]. کسی کو بھی صَبْر سے بڑھ کر اچھی اور بے پایاں کوئی نعمت عطاء نہیں کی گئی.

**میرے بھائیو!** رب تعالٰی کی اطاعت بجا لانے میں صَبْر و استقامت سے کام لینا ایک عظیم خصلت ہے یہ خصلت بندے کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنتی ہے، اُسے رب تعالٰی کی طرف سے مغفرت اور وعدۂ جنت کا حقدار ٹھہراتی ہے، اور

اس فرمانِ اِلٰہی کا مصداق بنا دیتی ہے:﴿إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ﴾[٩]، ہاں ! مگر جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں، اور نیک عمل کرتے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں، ان کو مغفرت اور بڑا اجر نصیب ہوگا، اسی طرح جن چیزوں سے اللہ رب العزت نے انسان کو منع فرمایا ہے، ان کے ارتکاب سے بچنا، نافرمانی کی راہ اختیار کرنے سے باز رہنا، معصیت اور گناہوں سے دور رہنا اور شیطان کے بہکانے کے باوجود صبر و حوصلہ سے ڈٹے رہنا اور اس کے بہکاوے میں نہ آنا، انسان کو پاکدامن بناتا ہے، دنیا و آخرت میں کامیابی اور نجات اس کا مقدر بن جاتی ہے، اور وہ رحمتِ اِلٰہی سے فیض یاب ہوتا ہے، ارشادِ ربِ رحیم ہے:﴿وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾[١٠] اور اگر تم صَبْر ہی کیے رہو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے، اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے.

میرے اسلامی بھائیو! جو شخص آزمائش کی گھڑی اورمصیبت کی ابتدا میں صَبْر کرتا ہے، وہ عظیم اجر و ثواب سے نوازا جاتا ہے، چنانچہ آپ علیہ السلام کا گزر ایک ایسی عورت کے پاس سے ہوا جو اپنے بچے کی وفات پر رو رہی تھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:«اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي» اللہ سے ڈرو اور صَبْر کرو، تو وہ خاتون آپ ﷺ کو نہیں پہچان سکی اور بولی : آپ کو وہ مصیبت لاحق نہیں ہوئی جو مجھے لاحق ہوئی ہے، پھر جب اسے معلوم ہوا کہ اسے سمجھانے والے کوئی اور نہیں بلکہ اللہ کے پیارے نبی محمد ﷺ ہیں تو وہ آپ علیہ السلام

کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور انتہائی پشیمانی کے ساتھ معذرت چاہی، تو آپ علیہ السلام نے پھر شفقت بھرے انداز میں اسے نصیحت کی اور فرمایا:«إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى»[١١]، حقیقی صَبْرتو وہ ہے جو صدمہ ملنےکے آغاز میں ہی کیا جائے. یعنی مصیبت کی ابتدا ہی میں اللہ کیلئے صَبْر کرلینا یہی اصل اور کامل صَبْر ہے جس پر اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے. ورنہ بعد میں تو آدمی کو فطری طور پر صَبْرآہی جاتا ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[١٢].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: برادرانِ اسلام! صَبْر خیر کے خزانوں کا راستہ اور ہر کامیابی کی کُنجی ہے، لہٰذا حصولِ علم کے لیے محنت کرنا اور اِس راہ میں آنے والی مشکلات پر صَبْر کرنا انسان کو بلندیوں تک لے جاتا ہے، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایسے ہی ایک موقع پر فرمایا تھا: ﴿سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا﴾[١٣]. ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے.اسی طرح جو شخص بھی اپنے کام میں محنت کرتا ہے اور صَبْر واستقامت سے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی تگ و دو میں لگا رہتا ہے، تو اُسے ایک امتیازی شان حاصل ہوتی ہے، جو اُسے دوسرے لوگوں سے ممتاز بناتی ہے، اور جو شخص مُرَوّت اختیار کرتا ہے، خندہ پیشانی اور کشادہ دلی سے لوگوں کے نامناسب رویوں پر صَبْر کرتا ہے وہ نیکی اور احسان کی راہ پر چلنے والا ہوتا ہے اور اجرِ عظیم سےنوازا جاتاہے،باری تعالیٰ جل جلالہ کاارشادہے:﴿وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾[١٤].اور صَبْر سے کام لو، اس لیے کہ اللہ نیکی کرنے والوں کا اَ جْر ضائع نہیں کرتا، بلاشبہ دشواری اور تنگی کے وقت صَبْر او رحوصلے سے کام لینا کشادگی او ر آسانی پیدا کرتا ہے، نبیِ مُکرّم رسولِ معظّمﷺکا ارشاد گرامی ہے:

«وَاعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا»[١٥]، اور یاد رکھو! مصائب

پر صَبْر کرنے میں بڑی خیر ہے کیونکہ مدد صَبْر کے ساتھ ہوتی ہے، کشادگی تنگی کے ساتھ ہوتی ہے اور آسانی سختی کے ساتھ ہوتی ہے.

میرے بھائیو! سب سے اَعلی اور عظیم نصیحت جو لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کر سکتے ہیں وہ صَبْر ہی کی نصیحت ہے،جسے الله رب العزت نے سورۂ عصر میں بیان فرمایا ہے:﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾[١٦]، اور ایک دوسرے کو صَبْر کی نصیحت کریں، لہذا میرے دوستو! زندگی کے تمام تر معاملات میں صبر و تحمّل کا مظاہرہ کریں اور باہم صَبْر کی تعلیم و تلقین کرتے رہیں تو ان شاء الله آپ کو ربِّ قدیر کی تائید و توفیق حاصل ہوگی اوراُس کی نصرت و اِعانت آپ کے شاملِ حال ہو گی:أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾[١٧].اے ایمان والو ! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو بیشک الله صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ***

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ جَوَامِعَ الْخَيْرِ، وَمَعَاقِدَ الْبِرِّ، وَخَزَائِنَ فَضْلِكَ، وَسَعَةَ عَفْوِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا.

**اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخ مُحمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.**

**اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.**

**اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

**عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) يوسف: ٩٠.
(٢) الزمر: ١٠.
(٣) السجدة: ٢٤.
(٤) الأنبياء: ٨٣.
(٥) ص: ٤٤.
(٦) النحل: ١٢٦.
(٧) صحيح البخاري (٥/ ٢٣٧٥).
(٨) متفق عليه.
(٩) هود: ١١.
(١٠) النساء: ٢٥.
(١١) متفق عليه.
(١٢) النساء: ٥٩.
(١٣) الكهف: ٦٩.
(١٤) هود: ١١٥.
(١٥) أحمد: ٢٨٠٣.
(١٦) العصر: ٣.
(١٧) البقرة: ١٥٣.